جلد ۱۲ | بمبئی، دوشنبہ ۲۰ رمضان المبارک ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۸ اکتوبر ۱۹۰۷ء | نمبر ۴۰

مقدمہ ۲ لجنش

سر کریم بھائی واقعی کریم نکلے

[illegible]

جو گرجتے ہیں وہ برستے نہیں

[illegible]

محسن الملک کی ناکہ بندی

[illegible]

وزیر ہند کی تقریر کا خاکہ

کانگریس کی امید گاہ شورش پسندوں کے قبلہ گاہ مشہور آزاد منش مسلم وسیع خیال مسٹر مارلے وزیر ہند نے اپنی اس تقریر میں برابر ظاہر کر دیا کہ وہ کس مزاج اور مادہ کے آدمی ہیں۔ ان کے کیا خیالات ہیں اور وہ کیا کر سکتے۔ ہم اپنے ناظرین خوش خیال کے لئے تقریر کا اقتباس کرتے ہیں کہ مشتے از خروارے کا کام دے۔ مسٹر مارلے کیسے ہی آزاد مزاج کیسے ہی وسیع خیال کیسے ہی شال ہند و بر سمرقند و بخارا دیدینے والے سہی۔ مگر ہر بات کی ایک حد ہے اور ہر کام کا ایک اصول ہے۔ ہر سخن موقعہ و ہر نکتہ مکانے دارد۔ ہندوستانیوں کو سلطنت خود اختیاری کے لندن کی پہاڑی پر آسن جما کے رام نام جپنے سے کیا ہے۔ یہ سنئے وہ کہتے ہیں کہ ہندوستان میں ہمارا ضروری فرض یہ ہے کہ سلطنت کا استحکام اور امن وامان قائم کیا جائے جو پالیسی کنیڈا کے لئے مفید ثابت ہوئی ہی ہندوستان میں بھی مفید ہوگی۔ یہ سمجھنا سب سے بڑی حماقت ہے۔ دیکھنے کنیڈا کی طرح ہندوستان میں آزادی و اختیارات نہیں دیے جا سکتے۔ (تمثیلاً وہ کہتے ہیں کہ کنیڈا میں شدت کی سردی کی وجہ سے گرم اور بھاری لبادے پہنے جاتے ہیں۔ ہندوستان کے سے گرم ملکوں میں کنیڈا کی تقلید کیونکر ہو سکتی ہے۔ (بالکل سچ ہے) اور سنئے وہ کہتے ہیں کہ ہند کے معاملات کو کوئی امر خطرناک نہیں سمجھتا اک ذرا سی توجہ میں مطلع صاف ہو سکتا۔ اس کا تجربہ ہم نے پنجاب میں دکھا بھی دیا۔ وہ کہتے ہیں۔

میں بگلا بھگت نہیں ہوں

جو وزیر ہند ہونے سے پہلے تھا وہی اب بھی ہوں تو ہندوؤں کا قصور فہم ہے کہ انہوں نے اس کے متعلق خیالی پلاؤ پکائے۔ یہ خبر ہی نہیں کہ چبوترہ کوتوالی سکھا دیتا ہے) وہ کہتے ہیں کہ کانگریس والے تماشائیوں نہیں کہتے کہ میں لارڈ کچنر کو لکھوں کہ وہ دیسی سپاہیوں کو رخصت کر دیں۔ برٹش سوجرو پولیس لندن کو بھیج دیں۔ اور انگریزی حکام کو لندن میں ڈنڈ پیلنے کو کہہ دیں (کہ کانگریس کے لائیڈروں کو آسانی سے بانچھیں کھلیں اور سر کڑاہی میں ڈالنے کا موقعہ ملے۔) انہوں نے ان انگریزوں کو بھی پھٹکارا ہے جو ایک دن کی سیر میں ہند کے تمام مسائل سے واقف ہونیکا دعویٰ کرتے ہیں اور لندن پہنچکر خواہ مخواہ بھی ہمدردی جتاتے ہیں۔ یہی کہا کہ یہ کیسے گوارا ہو سکتا ہے کہ آگ لگانے والے آگ لگائیں اور میں بیٹھا دیکھا کروں۔ گو یہ بھی سمجھتے ہیں کہ ہماری ہی زبردست آزاد خیال مصنفوں نے تعلیم یافتہ ہندیوں میں خود سری کے خیالات پھیلائے ہیں مگر انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ ملکی حقوق حاصل کرنے کے لئے کیسی جان توڑ کوشش کیسی لیاقت اور کیسے تحمل کی ضرورت ہے جتنے ہندیوں کی لیاقت کا اندازہ کرکے ان کو کونسلوں میں شریک کرنے کا حکم دیدیا (اب کیا چاہئے برسے کا سر) آخر میں کہتے ہیں خطا کے پتلوں کو تنبیہ اور خطاب اگر فضول بکتے تو میں دو بھی دیتا اور اس مخالفت کا علاج کرتا مگر مجبوری ہے خشک مسٹر مارلی کی اس تقریر نے کانگریس کی خیالی امید کا گلا ہی توڑ دیا ہے۔ انکی تقریر ہی کے وقت انکی پیشینگوئی کردی تھی کہ یہ بھی وہی کرینگے جو انکے پیشرو کر گئے ہیں۔ آزادی اگر ہو بھی تو پنجوں کو تر نیگا دوں کے لئے۔

کیر ہارڈی بمبئی میں

کیر ہارڈی اسم بامسمی معلوم ہوتے ہیں۔ ہارڈ انگریزی میں سخت کو کہتے ہیں اور باقی معلوم۔ محض تفنن طبع کے خیال سے انہوں نے ہند کا سفر گوارا کیا بمبئی بھی پہنچے۔ کانگریس کے معززین نے ان کا جلسہ بھی کیا۔ چیئرز بھی ہوئے۔ بندے ماترم کی صدائیں بھی لگائیں۔ مسٹر ٹلک اور مسٹر وینک پر مختلف سوالات ہوتے رہے۔ جلسہ میں خوب خوب پھبتیاں ہوتی رہیں۔ گویا اپنی دانست میں ہند کے پیچیدہ ملکی مسائل کے تمام عقدے حل کر دیئے۔ غرض بنگالہ کی طرح بمبئی میں کیر ہارڈی کو کانگریس والوں نے بہت کچھ سکھایا پڑھایا اور ابھارا اکسایا۔ تھا۔ ہر جگہ انہوں ناہتھ لیا۔ مگر ذرا سی کسر رہ گئی تھی کیر ہارڈی نے خواہش ظاہر کی۔ مسلمان لیڈروں سے ملاقات کیا چاہتا ہوں تو کانگریس والوں نے جھٹ محمد علی جناح کو کیر ہارڈی کے پیش کر دیا۔ اب مسٹر جناح کے خیالات گویا مسلمانوں کے خیالات ہونگے بس اسپر قیاس کر لینا چاہئے کہ کانگریس والے کتنے راستباز کتنے انصاف دوست ہیں مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کا ان کو کہاں تک خیال ہوا اور مسٹر کیر ہارڈی جو خیالات مسلمانوں کی طرف سے لیجائیں گے وہ کہاں تک انصافاً مسلمانوں کے خیالات سمجھے جائیں گے۔ مسٹر جناح خود مسلمان سہی۔ مگر ہیں تو کانگریس والے پھر انکے مسلمانوں کے اصلی خیالات کی کیا توقع۔ وہ نہ مسلمانوں کے لیڈر ہیں۔ نہ لیڈر سمجھے جاتے ہیں۔ بیش ازیں نیست کہ ایک نوجوان خود رائے بیرسٹر ہیں۔

شکنجہ کس دیا گیا

شورش انگیز فرقے مین چونکہ زیادہ تر تعلیمیافتہ شریک ہین اسلئے گورنمنٹ کو بہی زیادہ احتیاط سے کام لینا پڑا تعلیمیافتہ قانون دانی کے زور سے گورنمنٹ کے قانون کو حکمت عملی سے بیکار ثابت کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہین اس وجہ سے گورنمنٹ کو غصہ آجاتا ہے۔ آج تو گورنمنٹ ہی قانون گر ہے جو داؤن پیچ وہ جانتی ہے وہ رعایا کبہی نہین جان سکتی ہے۔ قانون کا رُخ پہیر دینا اوسکے اختیار مین ہے۔ چنانچہ بنگال کے پولیٹیکل کہلاڑیون نے جب قانون سڈیشن سے بچنے کے لئے حکمتین نکالین تو گورنمنٹ نے اور بہی شکنجہ کس دیا۔ جلسون کی عام طور پر ممانعت کر دی۔ یہان تک کہ کسی مقام پر چار آدمی سے زیادہ فراہم ہون تو پولیس کو دراندازی کا اختیار دیدیا گیا۔ جلسہ بیٹہی ہوئی اب کوئی خرخشہ ہی نہین رہا۔ نہ کوئی جلسہ ہوگا نہ گورنمنٹ کے خلاف کہچڑی پکے گی۔ اس تجویز پر بنگالی اخبارون نے پہر اپنی بیدار مغزی کا ثبوت دیا ہے۔ اور یہ لکہا ہے کہ اگر لوگ غبارہ مین بیٹہکر ہوا مین جلسہ کرین گے اور اپنی غرض پوری کرینگے یا اگر ناؤ مین بیٹہکر دریائی جلسے کرینگے تو پولیس کیا کریگی۔ کیونکہ اسکے اختیار سے باہر ہوگا لیکن ہی خرافات باتین تو گورنمنٹ کو غصہ دلاتی ہین بیوقوف لوگ یہ نہین سمجہتے کہ کاٹ کی ہنڈیا ایک ہی دفعہ چڑہتی ہے اگر قانون سے بچنے کی ترکیب ایک داؤن تجویز کر لیا تو گورنمنٹ فوراً دوسرے پہلو کو بہی قانون

مسٹر ہارڈی کی متعصبانہ ہمدردی

معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر ہارڈی ہندوستان کی بیچینی کا اصلی سبب معلوم کرنے نہین آئے ہین بلکہ خاص طور پر شورش انگیز پارٹی کی ہمدردی کے لئے کمر کسکر اوسکو اکسانے اور زیادہ مصیبت مین پہنسانے کے لئے آئے ہین اونہون نے جو کچھ تحقیق کیا وہ اوسی قوم سے کیا جسنے گورنمنٹ کو ظالم بنا رکہا ہے اور جسنے تو ہر طرح مسٹر کیر ہارڈی کو گورنمنٹ کے ظلم و ستم کا یقین دلایا ہوگا۔ افسوس ہے کہ مسٹر کیر ہارڈی نے مشرقی بنگال کا دورہ لگا کر دونون فریق کی حالت معلوم کی مگر پہر بہی آنکہ پر تعصب کی پٹی باندہ لی۔ وہ اپنے خیال سے یہ سمجہکر مین کہ ہندو مسلمان دونون فریق تقسیم بنگال سے ناراض ہین مگر جب انگریزی اخبار کے نامہ نگار نے آپسے پوچہا کیا آپ معزز مسلمانون مین سے کسی ایک کا نام بہی بتا سکتے ہین۔ فرمایا مجہے یاد نہین۔ پہر پوچہا گیا کہ مشرقی بنگال مین جو دو تین معزز مسلمانون سے آپ ملے۔ اونہون نے کیا رائے ظاہر کی۔ فرمایا کہ گفتگو بالکل پرائیوٹ تہی مین بتا نہین سکتا۔ اسکے بعد اور چند سوالات کئے گئے مگر مسٹر کیر ہارڈی نے جب جواب اپنے مدعا کے خلاف دیکہا تو یہ کہکے ٹال دیا کہ گفتگو پرائیوٹ تہی اس سے صاف ثابت ہے کہ مسٹر ہارڈی متعصبانہ ہمدردی کا پہلو پہلے ہی سے اختیار کر چکے ہین۔ وہ اسمین اپنی ناموری سمجہتے ہین کہ شورش انگیز فرقہ کا حامی بنکر گورنمنٹ کو بدنام کیا جائے۔ بمبئی مین بہی آپکی آمد کا دہوم دہام سے جلسہ ہوا اور

حرام خور حرام خوراندہ

بڑے غضب کی بات ہے کہ بمبئی میونسپلٹی زطاعون کو نیست و نابود کرنے کے لئے ہر طرح کی صفائی کی کوشش کی۔ مخلوق کو گندگی اور مضر اشیا سے بچنے کی ہدایتین اور بچانے کی کوشش کی۔ گوشت کی بابت بہت کچہ احتیاط مدنظر رکہی۔ ہر مہینہ سیکڑون ذبح شدہ بکرے ردی کر دئے جاتے ہین۔ گو ذبح سے پہلے بہی جانچ پڑتال کی جاتی ہے مگر پہر بہی جسکا گوشت خراب معلوم ہوتا ہے زمین دوز کرا دیا جاتا ہے۔ ایک طرف تو یہ کوشش دوسری طرف یہ غفلت کہ بعض حرامخور لوگون کو حرام کہلا کر محکمۂ حفظان صحت کے افسرون کو چونا لگا رہے ہین۔ میونسپلٹی مردار گوشت کے وہ ڈبے فروخت کرتے تہے جنکی بابت امریکا مین غل مچ گیا تہا۔ اور ایسے سوداگرون پر سخت جرمانے ہوئے تہے مگر اونکی تجارت وہان بند ہوئی تو یہان جاری ہوئی۔ ایک دو نہین ایک بڑا گروہ یہی تجارت کرتا تہا۔ برسون سے یہ زہریلا گوشت بمبئی مین منگایا جاتا ہے اور خلق خدا کو طرح طرح کے امراض مین مبتلا کیا جاتا ہے۔ بڑے تعجب کی بات ہے کہ نہ پولیس نے پتہ لگایا اور نہ بازار ماسٹر نے اپنا فرض ادا کیا۔ یہ ممکن ہی نہین کہ ایسی ناجائز کارروائی ایسے افسرون سے چہپی رہے کہ جنکا رات دن یہی خیال رہے کہ پبلک کو خراب اشیاء کے استعمال سے بچایا جائے اور اگر واقعی وہ بیخبر ہے تو ہرگز اس قابل نہین کہ ایسا نازک فرض اونکے ذمہ رکہا جائے

ہندو کچھ خدا نہین ہین

ایک دفعہ ہمنے ہندو خریداروں کی بابت لکھا تھا کہ بوجہ تعصب کے قبل از میعاد حضرات ہندو وپنجابی اردو سے دست بردار ہو گئے اور ہوتے جاتے ہین۔ اسکا اظہار اخبار ہمدم لکھنؤ نے پیسہ اخبار کی شکایت کے ذیل مین اسطرح کیا ہے کہ پیسہ تو اخبار کی اشاعت گھٹنے کا رونا رویا ہی کرتا تھا اب پنجاب درپن نے بھی لکھا ہے کہ ہندو دست بردار ہوتے جاتے ہین۔ لالہ جی نے مابدولت کی طرف رخ تو کیا مگر کچھ بچ گئے۔ لیکن اس اظہار سے مقصود اوسکا یہی ہے کہ پیسہ کی طرح پنجاب درپن بھی رونا رو رہا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ لالہ جی کی ہیئے کی پھوٹ گئی ہین جو اوسکی مضمون کی ذیل مین اونہین یہ سرخی نہ دکھائی دی۔ تو دو قدم آگے ہین رہون سو قدم پرسے۔ جیسے [illegible] پڑت ہے۔ وہ اشاعت گھٹنے کا رونا رویا کرے۔ مابدولت کو ایسے خریداروں کی ہرگز پروا نہین ہے۔ اسکی اظہار سے مطلب یہ تھا کہ ہندو جو پنجابی اردو پر تعصب کا الزام لگاتے ہین یہ انکی ہٹ دھرمی ہے۔

بچاؤ کے مصنوعی خط

زوروآور سنگھ وکیل اٹاوہ پر جو شورش انگیزی کا الزام لگا تھا اور وہ بعض دستخطون اور خطون سے مشکوک ہونیسے پکڑے گئے تھے۔ اسکے متعلق کھلا ہوا ہی لوگ اب یہ کوشش کر رہے ہین کہ کسیطرح مسلمانون کے سر یہ کارروائی تھوپی جائے۔ خلیل خان خدا جانے کس گروہ کا تھا۔ اور یہ کارروائی اوسنے کس بنا پر کی تھی اوسکی بابت آجتک تحقیق نہین ہوا۔ اور نہ مسٹر زوروآور سنگھ اسپر زور دیتے ہین۔ مگر ہان اون کے حواری یہ ضرور چاہتے ہین کہ یہ مصنوعی جادو کی موٹھ مسلمانون کی طرف پلٹا کھا جائے۔ گورنمنٹ کچھہ کارروائی کرے یا نہ کرے مگر یقین تو کرے کہ مسلمان فتنہ پرداز ہین۔ اسی خیال سے ایک خط کئی ہندو اخبارات مین دیکھا گیا جو شکار پور سندہ کا بتایا جاتا ہے کسی فرضی نام کے ہندو کی طرف سے ہے جسکا مطلب صاف یہ ہے کہ وہ زوروآور سنگھ کو اسلئے طلب کرتا ہے کہ تم یہان آجاؤ بے کھٹکے بادشاہ بنادئے جاؤگے ہر طرح کی مدد تیار ہے کابلی فوجین آمادہ ہین کہ ہندو ذرا بھی تحریک کرین تو وہ فوراً انگریزی سرحد مین اتر پڑین اور انگریزون کو نکالدین۔

گھڑا اگر گھڑنا نہ جانا

زوروآور سنگھ کے متعلق دوسرا پر شورش خط کسی استاد نے اپنی دانست مین اس ترکیب سے گھڑا کہ اوسکا گھڑنے والا مسلمان سمجھا جائے۔ مگر اس مضمون سے صاف طور پر پوری کچوری کی خوشبو آتی ہے۔ وہ جو کہتے ہین عیب کو بھی ہنر چاہئے لکھنے والے نے زور تو بہت لگایا۔ ہر طرح کا مسالہ اوسمین فراہم کیا ہے۔ کابلی فوجین بھی تیار کر دین فقیرون کا گروہ بھی لنگوٹا کسے ہوئے ہے۔ اور کل مسلمان رئیس جن مین کئی نوابان ہین گورنمنٹ کو پامال کر ڈالنے کی فکر مین ہین۔ اس سب انتظام کے بعد وہ زوروآور سنگھ کو لکھتا ہے کہ تم بے کھٹکے آجاؤ تاکہ یہان تمکو حکمران بنادیا جائے۔

بیوقوف گھامڑ اتنا نہ سمجھا کہ وہ مسلمانون پر اتہام لگانیکے لئے تو جعل کرتا ہے اور پھر کابلی فوجون اور مسلمان رئیسون کا خط مین ذکر کرتا ہے۔ مسلمان اگر ہندوؤن کو بہکانا چاہے گا۔ تو وہ ہندو رئیس کا ایک نام بھی نہ لکھیگا اور مسلمانون کے دو تین نام لکھدیگا۔ بہت معمولی [illegible] پس اسی سے ظاہر ہے کہ یہ کارروائی کس ذات شریف کی ہے۔

خط کا لفافہ کھلگیا:- زوروآور سنگھ کے نام کا مصنوعی خط جسکا کاتب مسلمان قرار دیا جاتا ہے جسکی نسبت کہا جاتا ہے کہ یہ علی گڑھ کی کارروائی ہے تاکہ [illegible] واقع ہوجائے خط کا [illegible] اور ڈاکخانہ کو [illegible] لفافہ کھولنا [illegible] خود کھانا مین مع [illegible] اور دونون دستون کو [illegible] جانا [illegible] فرضی خط [illegible] گورنمنٹ ایسی بھولی نہیں [illegible]

شورش ہند کی تحقیق:- ہندوستان کے متعلق ابتدا مین ایسی اول جلول خبرین ولایت بھیجی گئین کہ ولایتی اخبارات سٹپٹا گئے۔ وہ جو کچھ دور دراز قیاس [illegible] اخبارات مانچسٹر گارڈین۔ ڈیلی کرانیکل۔ کا اسکے مالکون نے اپنے آدمی بغرض تحقیق ہندوستان روانہ کئے ہین کہ یہان کا سچا حال لکھین۔ چنانچہ [illegible] مسٹر کیر ہارڈی کیطرح [illegible]

پچیس کے پانسو:- بست روز سے ہم طاعون کی اودھیڑ بن مین تھے کہ یہ ہو کیا بلا ہے اور کیونکر انسان کو دم مین [illegible] حلول کر جاتا ہے آخر ہمنے اسکی جڑ بنیاد کھود نکالی ہم دعوے کے ساتھ کہتے ہین کہ طاعون [illegible] اگر کوئی شخص [illegible] کا استعمال کرلے تو تین سال تک ہرگز طاعون مین مبتلا نہیں ہو سکتا اگر [illegible] وہ مرجائے تو [illegible] روپے ہم دینگے۔

ابھی کتنی دیون سرکی نہین سنتے

ہندو اخبارات نے مسلمانون کو بدنام کرنے کے لیے یہہ خبر اوڑادی تھی کہ پنجاب کے ایک گاؤن مین مسلمانون نے سکھون کے ایک گوردوارہ کو لوٹ لیا۔ اور جلا کر خاکستر کردیا۔ اس کے متعلق نابہہ کے ٹیکا صاحب نے بھی مسلمانون کی پیشانی پر کلنک کا ٹیکا لگانے کی کوشش کی تھی۔ یعنے مسلمانون کی مخالفت مین وایسریگل کونسل کو سر پر اوٹھالیا اور گورنمنٹ پر بھی غفلت کا الزام دیا۔ کرانا پڑا واقعہ اور گورنمنٹ نے اب تک خاص طور پر کوئی کارروائی نہین کی اگرچہ پولیس اوسکی تحقیقات مین مصروف ہے مگر ٹیکا صاحب کی واویلا سے اوسکو خاص توجہ سے کام لینا پڑا۔ مگر اس کا نتیجہ یہہ نکلا کہ ٹیکا صاحب کی آنکھہ نیچی ہوگئی۔ یعنے یہہ خبر لغو ثابت ہوئی۔ نہ کوئی گوردوارہ جلایا گیا۔ نہ کسی کے دیوتا لوٹے گئے۔ سکھون اور ہندوؤن مین معمولی طور پر ہاتھا پائی ہوگئی تھی جس کے بانی سکھ ہی تھے۔ کیونکہ اون کو عام طور پر ہر مسلمان سے نفرت ہے۔ اور اس قدر تعصب ہے۔ کہ جہان اون کا بس چلتا ہے۔ وہ مسلمانون کے مذہبی مراسم مین خلل انداز ہوتے ہین۔ جیسا کہ موضع ماجہا علاقہ پنجاب کے سکھون نے ....

مسلمانون پر ستم ڈھا رکھا ہے

چونکہ وہان کثرت آبادی کے لحاظ سے سکھ حیثیت ہین۔ اس وجہ سے مسلمان چون نہین کرسکتے گو کہ وہان گورنمنٹ کی عملداری ہے۔ مگر سکھ اسکی کوئی پروا نہین کرتے بلکہ ملکی حیثیت سے وہ گورنمنٹ کی عملداری برحق سمجھتے ہین مگر مذہبی حیثیت سے اپنی عملداری کا سکہ جماتے ہین۔ چنانچہ وہان کے مسلمانون کو اذان کے لئے مجبور کر رکھا ہے جب اون کے کانون مین اذان کی آواز پہنچتی ہے تو وہ لٹھ بندی کرکے چڑھائی کر دیتے ہین۔ کئی دفعہ اونہون نے اسی جرم پر مسلمانون پر زیادتی کی ہے۔ اسلئے وہ بیچارے بالکل اذان کی رسم اس طرح گلا بند کرکے ادا کرتے ہین کہ مسجد کے لوگ بھی نہین سن سکتے۔ بوجہ مفلس ہونیکے وہان کے مسلمان عدالتی چارہ جوئی بھی نہین کرسکتے۔ اور اگر کرین بھی تو رہین کہان۔ سکھون کی متعصب اور ہٹ دھرم قوم اون کو جینا دشوار کردے۔ اس معاملے مین وکیل وطن۔ اور چند اسلامی اخبارات نے کئی مرتبہ گو ٹیکا صاحب کو توجہ دلائی۔ کہ یہہ موضع بھی آپ کی ممبری سے خاص علاقہ رکھتا ہے جیسے گوردوارہ کی تحقیقات پر آپنے زور دیا تھا اسکے متعلق بھی زور دیجئے مگر

طوفان بےتمیزی کی سالگرہ

شورش انگیز بنگالیون کا پاپ ور ابھی تک اوڈ گیسو کم نہین ہوا حکام نے اسکو ٹھنڈا کرنیکے لئے پولیس کا جو رقہ تیز کردیا ہے جس سے امید ہے کہ چند روز مین بائیکاٹ کے ہوش ٹھکانے آجائین گے تاہم اتنا ضرور ہوگا کہ سالانہ سوگ و سور بنگالی قلعت کی نکالی جائے کے جیسے پولیس کی جھپیٹ چڑھتے رہینگے مثل مشہور ہے کہ چور چوری سے جائے تو کیا ہیرا پھیری سے بھی جائے بنگالی اگر اپنی قسمتون کو رو کر بیٹھ بھی جاے تو یہ نہین ہو سکتا کہ طوفان بے تمیزی کی سالگرہ یعنی تقسیم بنگالہ کے روز ادنکا جنون زور نکرے سالانہ انکا فرض ہوا ہو تارہیگا۔ اور وہ گو دھپا مد کرنے رہینگے چنانچہ کئی سال سے اسکا مشاہدہ ہو رہا ہے کہ تقسیم بنگالہ کی سالگرہ کی تقریب مین دو چار درجن بنگالیون نے اپنے آپکو پولیس کے حوالے کردیا تھا بھی اونہون نے اپنی وضعداری کو نباہا اور مرنے دیوانہ وار ہو حق مچادی۔ موٹرکی کو غرقابی کے وقت بندے ماترم کا دریا لہرین مارنے لگا۔ مجسٹریٹ صاحب انکے ساتھ مزے لینے کیلئے تیار تھے جیسے ہی بندے ماترم کا جوش ہوا مجسٹریٹ بہادر نے ڈانٹ بتائی کہ نعرہ قیامت خیز کو روکو مگر وہ مانے۔ اسلئے پولیس نے کارروائی شروع کردی۔ ایک درجن کے قریب شورش انگیز اشخاص پکڑ لئے گئے۔ لوگون نے اون کے ماتم مین ہڑتال کی ہڑ دو دی۔ مگر مجسٹریٹ صاحب نے دوکانداروں کو ڈرا دھمکا کر دوکانین کھلوائین اور دن بھر پولیس کی جم غفیر کے ساتھ گشت لگاکر ہو کا عالم بےتمیزی کے جوش کو ٹھنڈا کیا۔ جو لوگ گرفتار کئے تھے ضمانت پر چھوڑے گئے مقدمہ کا سلسلہ ابھی قائم ہوگا۔ بنگالی شاکی تھے تو یہ کچھ تعجب کی بات ہے جو ترنے گرد دھول ہوگئے ٹھنڈے پہنچنے گئے۔

معرکۂ آرائی

ایک عاشقہ کی باتیں تنہائی میں معشوق سے

پیارے جان تمہاری ہوتی ہوئی جوانی کے قربان۔ تمہاری الگڑہ نما شکل پر ہماری ہماری جان نثار۔ اے میرے یار وفادار۔ مجھ بیقرار دکھیاری بیکس کے ہاتھ آ گیا۔ میں دل ہی دل میں کب تک چپ چپ رہوں گی اور ... رشک کی بات ... کروں گی۔ ... بیٹھے رہو ... مجھ بھول ہوں دل کی درد ... والی بستر پر ... لیکر ایسی کب ... ہوں گی۔ میں ... اس ... کی ... میری ... جوانی کا ... نیا ... اور ... نیند ... کی وجہ سے اب میرا دل ... تم ہی ... کی طرح ... میری محبت کے ... پہنچا ... ہماری ... کے ... ہوں گی۔ اف اف از حسرت و درد افسوس۔ ... والے کیا تو نے مجھے ... ہاں میں ... تھا ... میرے ... اپنے ... پنے ... کیا ... تھا۔ ... میں ہی ... پیو ... اپنے ... میں تو شوق ... اپنے ... میں ... کیوں نہیں دیتی۔ اے ... تو ... نہ ... تھا۔ ... بنانے کے ... میں ... دیکھا ... بڑی ... بہت ... اور میں اب ... تھا ...

—

... میں پیاری ذرا سنبھل جاؤ ہوش میں آؤ نہ گھبراؤ۔ کو کون سی رام کہانی تم مجھے ... پار کرو گی تو بہت قدر سے ... دل کا غبار نثار۔ اور آئندہ تو میں سننے کے لئے مستعد ہی ہو گئی۔ اے پیاری یہ تمہاری آہ و بکی تو کہہ رہی ہے کہ درحقیقت تمنے بڑی مصیبت جھیلی ہے۔

کیا کہوں پیارے کہا بھی تو نہیں جاتا

... دل میرا ... ہاں نہ سنو

نہ سنو میری داستان نہ سنو

نہیں جی انکار تو نہ کرو۔ تمہارے انکار پر ... اور ... سر ... ہے۔ اب تو سنوں گا اور ضرور سنوں گا۔

اچھا تو دوست سنو کلیجہ تھام لو گو ... سنواپنے خصوصیات ... میری ... پیش ... تھا۔ خصوصاً ... میں آدمی زیادہ تھی۔ خدا میری دادی کو ... شہدوں سے ... جنت میں ... کی جگہ دے کہ اسنے ... اور ... سے ڈر کر ابا جان کی شادی کی۔ اور ... تیز ... میرے ابا جان نے چند مواضعات حاصل کئے تھے جو ہم بہائی بہنوں پر تقسیم کر کے دار البقا کو سدھارے۔ میرے ... بھائی ... میں اس ... کی ... والی ... میں جب بھولی بھالی چھوٹی شیر خوار بچی تھی۔ تو میرے بھائی میرے بابا جان کی طرح ... تھے جس سے بڑی امید تھی کہ ان لوگوں کا ... میری جانب تا زیست ایسا ہی رہیگا مگر ... نے ... دکھایا۔ میں جب ... عالم شباب کی ... سے مشرف ہوئی تو ابا جان نے چاہا کہ میرا عقد ...

—

میں پیاری ... اپنے کل ... مشہور ہے ... ہو جائیں۔ لیکن وہ تو ... منظور ... تھا ... کا مضمون ہوا ... نے سمجھا کہ میرے حسب نسب پر ... قدیم سے ... دوبارہ ... کیا ... انکی شادی ... بہتر ہے۔ ورنہ ... خود ... خوب ... بہت ... پیارے جانان۔ کیا کہوں کیا نہ کہوں۔ غرض کہ ... کو ... میں اب تک ... سالہ لڑکی ... ہو گئی ... حسن شباب ... کیا تھی۔ اب ... چراغ سحری ہے۔ افسوس یہ شرم و حیا اور رسوائی ... کے خیالات میرے منہ بند کئے دیتے ہیں ورنہ ایسی ... کیا میں تو ... ایشیا۔ یورپ افغانستان ... تو ... اوروں کو ... کے لئے مستعد ہو جاتی۔ میرے پیارے ہر دلعزیز خان۔ میں اپنے منہ میاں مٹھو بننا نہیں چاہتی۔ میں اپنے حسن و نزاکت کا ... کہ تم مجھ سے راضی رہو نہیں چاہتی جو مضمون ہے تم خود دیکھ ... گے۔ ... باتوں میں سمجھ ہی جاؤ ... کا مضمون ... آتش جوانی ... جلا ... حسن کا ... میں اب نام ہی نام باقی ہے۔ ... ایک چوتھی کا مضمون ہے۔ اس ... میں میری باتیں بہتوں سے ... مگر ... مگر اب معلوم ہوتا ہے کہ شرم کی ... تیز ... نے شاید کچھ اپنا رنگ جمایا۔ ... ہوں کہ تمہاری بابت ... ماضی میں۔ اور شاید تم بھی ماضی ہو کر ... اپنی لونڈی بناؤ۔ اور مجھے اپنی خدمت میں ...

بنا چھپکے چھپکے دبی زبان میں تم سے درخواست ہے کہ میری ڈوبی کشتی کو اپنے پتوار سے پار لگانے کے لئے مستعد ہو۔ ان بزم آرائیوں غم سے بندے تو امید نہیں کیجاتی۔ کر دو خدمت آئے گر مصداق دہشتہ آیہ بکار گرچہ باشد سر بار سے بیٹھے تو رہو۔ دیکھو تو کہ عشوہ کی بہار کیا ہوتا ہے۔

مل صاحب آپ کی عمر تو وہ داستان ہی ہے کر تو لیجئے گا جسم کے وہ تین کپڑے ہلاتے ہیں۔ لکھ رہا ہوں۔ بیشک اس طرف کوئی بات چوری طرح سے ہو جانے کی وجہ سے میرا خیال تھا کہ دوسرا انتظام کروں مگر تمہاری کہانی تو واللہ موہنی کی طرح مرے ذاتی ہے اچھا تو آپ میں اپنی جوانی کا ایک عمدہ بہتر ہی وقت کے لئے دیتا ہوں۔ کیونکہ شاید میری قسمت سے تمہارا بھلا ہو۔ تو انتہائی چم تیر ہے۔ اچھا اب دیر ہوتی ہے۔ شاید کوئی پہنچ جائے۔ لہٰذا رخصت۔ ع

پھر ملوں گا اگر خدا لایا

پنچ۔ رخصت اسکا زخم لگانے سے تو بہتر لگا ہے کہ لڑکیاں جب بالغ ہو جائیں تو فوراً انکی شادی کر دیجائے۔ ورنہ یہ رسوائی خاندان اچھی نہیں بلکہ مرنے کی بات ہوتی ہے۔ کہاں ہو لے خوب سمجھ کے سوچ لو۔ چونکہ اور عمل کرو۔

راقم

فرقت غم میں تری کچھ دھڑ لے جاتا ہے
مرنے پر بھی مجھے رسم وفا آتی ہے

نقلم

مسٹر حبیب ناصح سہسرامی
از پورنیا

غیبی مسجد

جناب پنچ بہادر صاحب۔ السلام علیکم

وہ مسجد جو کانندی بازار میں کوچہ نیل کے نکڑ پر برآمد ہوئی تھی ایک شاہی قدیمی مسجد نواب ابو محمد خان کے زمانہ کی ہے عرصہ چالیس یا پینتالیس سال کا ہوا کہ بباعث کثرت بارش کے منہدم ہو گئی۔ وہ بڑے آدمی جنہوں نے اس مسجد میں نماز پڑھی ہیں یہ بتلاتے ہیں کہ اس مسجد کی تین دکانیں کانندی بازار میں تھیں۔ اور ایک تہ خانہ بھی چنانچہ وہ دکانیں اور تہ خانہ موجود ہے مگر ایک دکان معتبرہ سے تباہ ہو گئی۔ اور بڑے غضب کی بات یہ ہے کہ اوس کا پشت بلا بھی مسجد کی طرف رکھا گیا ہے اور دوسری دکان کی بابت سنا گیا ہے کہ کسی کے پاس رہن در رہن ہے۔ اگر کوئی ذی حیثیت مسلمان مسجد کی جائداد کا مقدمہ دیوانی میں لڑائے تو انشاء اللہ مسجد کی جائداد کا منفصل حال میں بتانے کے لئے تیار ہوں

الغرض عرصہ پانچ یا چھ سال کا ہوا کہ دالان کی زمین پر کسی مسلمان کو شبہ ہوا اور کھدوایا تو مسجد برآمد ہوئی۔ اور بانی اہل مسجد کے نشانات مٹانے کی نسبت کوشش حاسدان اسلام لگے کرنے۔ اور سب کو جتلایا کہ مسجد نہیں ہے مگر جناب ایل پی پورٹ صاحب اور اسسٹنٹ صاحب کلکٹر کے ملاحظہ کرنے سے ثابت ہو گیا کہ یہ مسجد ہے اور خاں خان کی کچہری چنانچہ میں اُن مسلمانوں کو نام بنام بتلاتا جن کے مکانات مسجد کے پاس ہیں مگر میں مجبور ہوں کہ اس محلہ میں کسی مسلمان بھائی کا مکان نہیں ہے۔ ہندو دوست ہی کے مکانات ہیں لیکن ایمان کی بات یہ ہے کہ اس محلہ کا کوئی رہنے والا دخیل نہیں ہوا۔ الحاصل مسجد کو نکلے کچھ عرصہ ہوا تھا کہ مسلمان رئیسوں کی امداد سے بعض مسلمان دکانداروں نے ارادہ کیا کہ اگر نہیں تو چندہ ڈالکر اس مسجد میں بست کا سائبان ہی ڈلوا دیں۔ اور اس تجویز پر عمل بھی کیا گیا۔ چنانچہ ایک عرضی کمیٹی میں دیگئی مگر عرصہ چار سال سے کمیٹی نے اوسکو پیٹی عمل میں ڈال رکھا ہے۔ بیچاروں نے چند معزز مسلمانوں سے کہا مگر انہوں نے کہا کہ جب کمیٹی کا اگر موافق ہوا تو اوسکی اجازت دلوا دیں گے۔ اب میں اون معزز مسلمانوں سے عرض کرتا ہوں کہ آجکل ہمارے شہر میں جناب ایل پی پورٹ صاحب (ہمشیرزادہ جناب نواب لفٹنٹ گورنر ممالک متحدہ آگرہ) کے مقام تک جیلات آپ حضور ہز امیر المومنین ہز مجسٹی امیر حبیب اللہ خان والی دولت خداداد افغانستان کے ایڈیکانگ بھی ہیں۔ اسلام اور اہل اسلام کے بہت بڑے خیر خواہ ہیں۔ کلکٹری کے عہدہ پر ہیں اس وقت کو غنیمت جانیں کہ اس قدر کریں اور مسجد کو لینے کی اجازت دلوائیں۔ اور ان چند مسلمانوں کو چاہیے کہ جناب ممدوح کے ہاں خود جاکر عرضی دیں اور مفصل کیفیت سنائیں۔ تاکہ مسجد طیار ہو اور اسلام کا بول بالا اور دشمنوں کا منہ کالا ہو۔

جناب عبد الحفیظ خان صاحب انسپکٹر اور جناب ولایت خان صاحب سب انسپکٹر کی خوش انتظامی سے دسہرہ کا ہجوم جس میں

بلکے بے انتہا آدمی تھے امن وامان کے ساتھ گذر گیا۔ اور کئی جوے دونوں صاحب نے پکڑے ۔ سنا گیا ہے کہ سات لاکھ روپیہ گورنمنٹ نے ضلع میرٹھ کے کاشتکاروں کو زرتقاوی کے لئے تجویز کیا ہے۔

تو چند روز کے بعد چوپلہ پر گیس لگایا گیا تھا اوسمیں چند روز تو روشنی ٹھیک ہی مگر پھر ہمیشہ اسکی بتیاں خراب رہیں اور کبھی اسنے ٹھیک روشنی نہیں دی۔ اکثر اوقات نہیں جلایا گیا۔ اور جب کبھی جلایا گیا روشنی خراب دی۔ لہذا شہر کی میونسپلٹی سے التماس کی جاتی ہے کہ اس اناڑی کو موقوف کر کے کسی ہوشیار شخص کو نوکر رکھے کیونکہ شہر میں چوپلہ کا مقام ہی سب سے اچھی جگہ ہے۔ اگر اس جگہ روشنی ٹھیک نہیں رہی تو کچھ نہ ہوا۔

نامہ نگار میرٹھ

اندہے کو اندہیرے میں بہت دور کی سوجھی

بہئی واللہ میرے بھی عجیب دقیانوسی خیالات ہیں کہ جن کے مارے پیٹ کی اوجھڑی سوکھی جاتی ہے۔ بولائے کتے کی طرح کبھی یہاں کبھی وہاں پھرا کرتا ہوں۔ آجکا ذکر ہے کہ شنبہ کو دیکھا صبح نہار منہہ نور کے تڑکے ہاتھ منہہ دھو پیر مرشد والا ڈنڈا ہاتھ میں لے ٹہل ٹہل دو چل دیکھتا کیا ہوں کہ گنجیڑیوں بھنگیڑیوں کی منڈلی اوسکی ہی میں بیٹھی چار چاند بنا رہے ہیں۔ بیٹھے بیٹھے ظرافت کی بنا نمک زرد دے رہے ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ اینجانب کو کیسی باتوں سے ذوق وشوق رہتا ہے وہیں کھڑے ہو کر سماعت کرنے لگا۔ بس سے ہی اُن لوگوں نے بہری وجہ لطیفہ اور قطع

غزلیہ پر نظر ڈالی۔ بے ساختہ وہ فرمایشی قہقہہ لگایا۔ کہ میری ظرافت وراقت سب رفوچکر ہوگئی۔ میں بے تحاشا ایک چیخ مار بیٹھا۔ ایک صاحب کہ سفید ریش ناسا او رصحت آشنا تھے۔ آواز سنکر یوں گویا ہوئے۔ کہ اخاہ حضرت آپ ہی تھے۔ میں نہیں جانا۔ خیر حضرت معاف فرمائیے غلطی ہوئی۔ کیونکہ الانسان مرکب من الخطاء والنسیان (منہہ پر چھپڑ مارکر) توبہ ہزار بار توبہ لاکھ بار توبہ کروڑ بار توبہ سنکھ بار توبہ مہاسنکھ بار توبہ۔ تشریف لائیے اور قدم رنجہ فرمائیے۔ اور ایک غزل نئی تراش خراش کی املا کیجئے۔ اینجانب کو تو آپ جانتے ہیں کہ ایسی باتوں کے شائق اور زمانہ کے نالائق ہیں۔ بے دہڑک جاڈنے اور روزانہ معمولہ آئین بائین شائین ایک غزل پڑھ میں اگر ہانک دی۔ یقین تو ہے کہ ہنستے ہنستے بل پڑ جائیں۔ یا پتلون کے بٹن ٹوٹ جائیں بلکہ دونوں ہاتھوں سے چوتڑ پیٹنے لگیں۔

وهوهذا

کبھی گر وصل کا وعدہ کیا تمنے نومبر میں
بنسٹ پڑ گیا تمنے اوسے پورا دسمبر میں
بت کسی کو لاتے ہیں بہانہ کرکے ہم گہر میں
بشکل کفر توڑا تمنے یہ دہوکے کے منتر میں
لب شیریں کے دو دو چار بوسے ملیں صاحب
مزا حاصل نہیں ہوتا ہے صاحب ساغر و ساغر میں
بوقت بوسۂ عارض ملا دوسر و قامت کا
نئی جب پاٹ باندھی تمنے اک نخل صنوبر میں
تصور ناف کا لئے پھر خوبی جب کے ہے مجکو
سراسر صورت گرداب پھنسا رہتا ہوں چکر میں
شب وصلت بت سنگیں سے ہنسکر میں یہ کہتا ہوں
تماشہ دیکھو کیسی لگائی جونک پتھر میں
وہ بیہائی انگو کہتی ہیں وہ بشیر انکو کہتے ہیں
نیا انداز یہ دیکھا گیا عجب وہ دلبر میں
وطن کو چھوڑ کر پایا ہے ہر اہل جفا انداز
نکل آیا جو دریا سے ہوا سوراخ گوہر میں
میں کہتا ہوں کہ کیوں چلتا نہیں منتر مرا اونپر
نہیں دیتا ہوں کلوا کی دہائی اپنے منتر میں
بلا گر زلف کیوں جیسے بتہائے اپنے سر لیجئے
سمجھئے گر نہیں تاثیر کچھ ہے اپنے منتر میں
اگر مانے نہ کہنا مولوی صاحب کا جلدی سے
جھپٹ کر باندھ دو رسا دم طفل کہلندر میں
اگر گت کا زیادہ شوق کو ہر کو ہے دیکھ آ دیں
ہماگرتی ہے دہنکت تتائی گت رقص بندر میں
جو میرا خط شوق اس ستمگر کو جلد پہنچائے
پہنا دوں میں طلائی پینجنی پائے کبوتر میں
وبال جان نکیو نکر آبرو ہو ظالم کا جینا
نہ آغوش تمنا میں وہ دلبر ہے نہ دلبر میں
سلام اے پنچ جب ہمنے کیا جا کر ہے شکر پر
تو ہنسکر ہمسے فرمایا کہو نسوا اسکو چھپر میں

راقم

اب۔ ر۔ فتح پوری

جاسوسون کی رپورٹین

لندن ۲۰ اکتوبر ۔ پیشتر یہ لکھا گیا تھا کہ روسی وزیر اعظم اسوالسکی پیرس مین روس کیلئے جدید قرضہ حاصل کرنے آیا ہے سینٹ پیٹرزبرگ مین اس خبر کی تردید کی گئی ہے۔

" مراکو کے جدید سلطان مولائے حفیظ کی سفیرون نے گورنمنٹ روم سے ملاقات کرنے سے انکار کیا۔ وزراء نے بھی انسے ملاقات کی۔

گذشتہ ۹ جولائی سے ۱۵ اکتوبر تک روسی مقامات مین ہیضہ کی کل ۲۹۹۰ وارداتین اور ۲۹۹۵ موتین ہوئین۔

نیویارک سے خبر آئی کہ برقی قوت کے متلاشی مسٹر اڈیسن نے ظاہر کیا ہے کہ برقی قوت کی بھر نے والی بیٹری کی تکمیل کی گئی ہے لہٰذا آیندہ بغیر کسی وزنی آلہ کے بجلی کو بڑی مقدار مین بھر سکینگے۔ مسٹر اڈیسن کو امید ہے کہ اس ایجاد سے موٹر کار سستی ہو جائیگی اور بجلی سے چلنے والی گاڑیون مین بہت بڑا تغیر و تبدل واقع ہوگا۔

" مسٹر کروگر کے مجسمہ کو خفیف نقصان ہوا ہے۔ یہ کارروائی دراصل چورون کی ہے جو مجسمہ اٹھا لیجانے کی کوشش کر رہے تھے مگر عین وقت مین کوئی خلل واقع ہوگیا۔ اور مجسمہ گر پڑا۔

لندن ۱۸ اکتوبر ۔ کاسابلانکا سے موصولہ ایک تار برقی سے واضح ہوا کہ دشمنوں نے دو جی کمپنیون پر گولیان چلائین جو شنبہ کے روز شہر کا گشت لگا رہی تھین اور سوقت ایک کپتان اور ایک سپاہی مارا گیا ۔ اور ۲ آدمی زخمی ہوئے۔ جنرل دروڈ دو بٹالیون کی ہمراہ

موقع واردات پر گئے لیکن دشمنون کا پتہ نہ تھا۔
" شاہ الفانسو اور سینور ماورا مقام ماڈرا کے ارد گرد سیلاب زدہ مقامات مین موٹر کار پر سوار ہو کر سیر کر رہے تھے اوسوقت ایک عارضی پل ٹوٹ گیا اور شاہ کی موٹر کار دریا مین گر پڑی مگر خیریت ہوئی کہ شاہ موصوف بال بال بچگئے اور کسی قسم کا ضرر نہ پہنچا۔
" امریکا کا ایک متمول مصنف مسمی وانگ لڈ رسکی

اشتہار

تازہ کاربائیڈ کا بہت بڑا ذخیرہ مندرجہ ذیل کمپنی مین ہر وقت تیار رہتا ہے۔ جو فرمایش ملنے پر فوراً دیا جاسکتا ہے یا روانہ ہو سکتا ہے۔ کل درخواستین بنام میکبتھ برادرس اینڈ کمپنی ۔ اسٹانڈرڈ بلڈنگز ہارنبی روڈ قلعہ بمبئی آنی چاہیئین

ضرورت ھے

جو صاحب آئل انجن فروخت کرنا چاہین وہ پتہ ذیل پر خط و کتابت کرین " ڈاکٹر محمد امین اسسٹنٹ سرجن اسپتال مقام ساگر

ترکی ٹوپی کی استری کی مشین

اس مشین کے ذریعہ ترکی ٹوپی ایک منٹ مین پرانی سے نئی ہو جاتی ہے۔ اس مشین مین پیتل کے تین پیمانون کے قالب ہین۔ نئی کی قیمت دو سو روپیہ سے تین سو روپیہ تک اور سکنڈ ہینڈ کی قیمت ایک سو پچیس روپیہ ۔ علاوہ ازین ہر قسم کی مشینین اور ہر طرح کا مال کمیشن پر روانہ ہوتا ہے۔ المشتہر ۔ اشر اینڈ کمپنی بھنڈی بازار ۔ متصل پنچ بہادر آفس ۔ بمبئی

یہ بھی اور بہن سینٹ پیٹرزبرگ مین فنلینڈ کے چند باشندون کے ساتھ گرفتار کر لئے گئے ۔ اون پر سوشیلسٹ ہونیکا شبہ کیا جاتا ہے یہ معلوم ہوا کہ کس جرم مین گرفتار کئے گئے ہین انکی خانہ تلاشی کی گئی ۔ انکی کتابین کاغذات اور قلمی پرچے وغیرہ ضبط کر لئے گئے ہین

" سمرقند مین متواتر زلزلے محسوس ہوئے جنکا اثر ۵ بجکر ۲۰ منٹ سے ۱۰ ۔ ۵ منٹ تک رہا تھا۔ اکثر مکانات ٹوٹ گئے۔ ایک مسجد کا منارہ اور ایک مسجد کا گنبد بھی ٹوٹ گیا۔

" لندن کے غیر بلی حلقون مین بیان کیا جاتا ہے کہ گورنمنٹ ولایت اور ہندوستان کی فوجون مین مزید کمی کا ارادہ کر رہی ہے اور یہ عہد نامہ روس و انگلستان کا ایک نتیجہ خیال کیا جاتا ہے۔

لندن ۲۰ اکتوبر ۔ قسطنطنیہ سے خبر آئی کہ برٹش سفیر نے باب عالی سے اناطولیا کے باشندون کے افلاس کے متعلق امداد کی درخواست کی بابعالی نے اپنی اضلاع مین چند ٹیکس موقوف کر کے تیزی بیان کیا گیا ہے کہ جلالتمآب نے عثمانی صدر اعظم کو ہدایت کی ہے کہ جن ملکی افسرون کی بے عنوانیون کی وجہ سے وہان کے لوگون کی یہ حالت ہوئی ہے وہ گرفتار کئے جائین۔

بنکاک سے خبر آئی کہ متواتر بارش نے سیام کے چاولون کی فصل تشفی بخش کر دی ہے۔

مسٹر کیر ہارڈی نے بڑودہ سے ۱۲ اکتوبر کو ڈیلی میل کے نام تار دیا کہ ہندوستان کی رعایا مجبور ہے اور دنیا کی سب سے بڑی بیوروکریسی سے دبی ہوئی ہے۔ امید ظاہر کی ہے کہ اگر مجلس وزارت سے ناممکن ہو تو حضور ملکہ معظم اپنی جانب سے عام جلسہ کو روکنے والے قانون کو

مرتب ہونے سے روک دیں۔

"سینٹ پیٹرزبرگ میں جو امریکن گرفتار کئے گئے تھے رہا کر دئے گئے۔"

لندن ۲۳ اکتوبر:۔ طہران سے سینٹ پیٹرزبرگ میں خبر پہنچی کہ ایران کی مجلس وزارت کو برخاست کرنے کے فرمان پر شاہ نے دستخط کر دئے۔

لسبن سے خبر آئی کہ ہمبرگ امریکا لائن کا سٹیمر پروشیا برازیل سے روانہ ہو کر لسبن کے بندرگاہ میں کوئلہ لے رہا تھا سمندر کے تھپیڑوں سے الٹ کر ڈوب گیا۔ اگرچہ اسکے مسافر اور ملاح بچا لئے گئے۔ تاہم ۲ ملاحوں کا پتہ نہیں۔

"یونائٹیڈ اسٹیٹ کے وزیر مال کورٹیلاین نیویارک کی موجودہ سنسنی کو مٹانے کے لئے گئے ہیں وہاں کے مہاجنوں سے مشورہ کرنے کے بعد ایک اعلان جاری کیا ہے کہ باقاعدہ تجارت وغیرہ کی امداد کرنے کیلئے محکمہ مال اپنے فرائض منصبی کو ادا کریگا۔ ظاہر کیا ہے کہ نیشنل بینکوں کی حالت غیر معمولی طور پر مستحکم ہے۔ سنا گیا ہے کہ قبل ازیں امریکن ٹرسٹ کمپنی کو کافی امداد دیگئی ہے اور آج اسکے پاس وعدوں کے مطابق روپے ادا کرنے کے لئے ۱۰ لاکھ ڈالر تھے۔"

"تازہ خبر ہے کہ نیویارک کی مالی حالت انتشار انگیز ہو گئی ہے باضابطہ تحقیقات کی تکمیل تک نکربوکر ٹرسٹ کمپنی نے روپے ادا کرنا موقوف کر دیا ہے۔ پٹسبرگ کا مالی بازار بند کر دیا گیا امریکا کی مالی حالت کا اثر لندن میں بھی ہوا۔ پنجشنبہ کو بینک کے سود وغیرہ میں اضافہ ہو جانے کی توقع کیجاتی تھی آثار بہت نازک ہیں۔

مقام کلیبریا (جنوبی اٹلی) میں سخت زلزلہ آیا۔ اکثر دیہات تباہ ہو گئے۔ بہت لوگ ہلاک اور زخمی ہو گئے۔

امپرس آف انڈیا نامی اسٹیمر بندرگاہ وینکوور میں ڈوب گیا۔ اسکے پچھلے حصہ اور انجن روم میں پانی بھر گیا تھا۔

نٹال کے اخبارات زور دے رہے ہیں کہ نو آبادیوں کے قانون کا استعمال مسٹر کیر ہارڈی کے خلاف بھی کیا جائے اور انہیں زمین میں داخل ہونے سے روک دیا جائے کیونکہ اگر ایسا نہوا تو وہ ضرور وہاں آکر دیسیوں کو گوروں کے خلاف ابھار کر شورش مچا دیگا۔

امرتسر ۲۴ اکتوبر:۔ ہفتہ اسپیشل ٹرین مقام لکھیت پر گڈز ٹرین سے ٹکرا گئی۔ شدید نقصان پہنچے۔ اکثر مسافر ہلاک اور سخت زخمی ہوئے۔

لندن ۲۵ اکتوبر:۔ مسٹر دادا بھائی نوروزجی نے مارسیلز سے روانگی کے قبل مندرجہ ذیل مضمون کا خط اپنے ولایتی احباب کے نام لکھا تھا میں اپنے پیارے وطن کی طرف جا رہا ہوں۔ انگلستان کے احباب کے احسانات مجھے یاد رہیں گے اور ہندوستان کا میں دعاگو ہوں۔

کینیڈا کی مجلس وزارت نے امپیریل گورنمنٹ کے نام اس مضمون کی عرضداشت کرنیکا رزولیوشن پاس کیا کہ وہ گورنمنٹ ہند کو فہمائش کر دے کہ ہندوستانی کینیڈا میں نہ جا سکیں کیونکہ وہ سرزمین کینیڈا کیلئے بالکل ناقابل ثابت ہوئے ہیں۔

کلیبریا کے زلزلہ میں ایک ہزار باشندے زخمی اور ۵۰۰ ہلاک ہوئے۔ لوگ زلزلہ کے خوف سے میدانوں میں جا پڑے تھے وہاں بیطرح بارش ہو گئی جس سے انکی مصیبت میں اور اضافہ ہو گیا۔ ۲۴ کو اور زلزلے آئے۔ کوئی گاؤں زلزلہ کی دستبرد سے نہ بچا۔

ایران کی نئی مجلس وزارت مرتب ہو گئی صدر اعظم اور وزیر مال کے عہدے ناصر الملک کو اور وزارت خارجیہ مشیر الدولہ کو تفویض ہوئے ہیں۔

گورنمنٹ ہند نے اضلاعی کلکٹروں کو بذریعہ اعلان تاکید کی ہے کہ ۱۵ نومبر تک رپورٹ مرتب کر کے پیش کریں کہ اضلاع میں قحط کے متعلق کن امداد کی ضرورت ہے۔

نوابزادہ جلال الدین خانجی ہمراہ ولیعہد جوناگڈھ شہزادہ ناتھانی مقام چورواڑ سے دو میل فاصلے پر شکار کیلئے گئے تھے۔ نوابزادہ نے ایک شیر مارا جسکا طول ۹ فیٹ تھا۔

حضور نظام دکن نے حکم دیا کہ کل امراء موٹر کار خریدیں اور یہاں تک سنا گیا ہے کہ جن امیروں کے پاس موٹر نہوگی وہ حضور والا کی ضیافت میں مدعو نہ کئے جائینگے۔

کانگریس کے معتدل خیالات والے ناگپور کے ہندو ممبر مسٹر پاڈھے وکیل شب ہفتہ گذشتہ کو عدالت سے مکان جا رہے تھے قریب ۳۰ طلبا نے انکی گاڑی روک لی۔ اور ان پر کیچڑ اور پتھر کی بوچھار کی۔ بڑی مشکل سے وکیل صاحب مکان پر آئے مگر طلبا نے پیچھا نہ چھوڑا اور گالیوں سے انکی سخت توہین کی۔

بڑودہ کی جامع مسجد کی مرمت کیلئے مہاراجہ سیاجی راؤ نے ۲۰ ہزار روپیہ عطا فرمائے۔ کل مسلمان اس عطیہ سے خوش ہیں۔

۱۳ اکتوبر کو کانگڑہ وادی میں شدید ژالہ باری ہوئی۔ پتھروں کی طرح اولے برسے اسکا سلسلہ شاہپور سے پیجناتھ تک رہا سخت نقصان ہوا۔

سرحدی طائفہ سلیمان خیل کے چند افراد نے ۱۳ تاریخ کو زوب کے مقام حسین نیکا پر حملہ کر دیا ۲ آدمی سخت زخمی ہوئے۔ ۲ بندوقیں اور ۲ ٹٹو لے گئے۔ سنا جاتا ہے کہ حملہ آور جماعت کا سرغنہ گرفتار ہو گیا۔

تہارپور میں نارتھ ویسٹرن ریلوے کو فرنگی کا نمونہ

کی لڑائی میں سخت ہیضہ ہوا اور جس سے زیادہ خدمت کی جنگ ۱۸۹۷ء میں ایک پٹھان نے سرحد کی سخت بمباری میں کپتان نولیس اور انکے ہمراہیوں کی جان بچائی تھی۔ اس دلیری کے صلہ میں اسکو البرٹ میڈل دیا گیا۔

افغانستان میں چمڑے کمانے کا کارخانہ میں ہز مجسٹی شاہ کابل نے مسٹر فارنش نامی انگریز کا تقرر کیا ہے چنانچہ وہ پشاور سے کابل روانہ ہوگئے

کہتے ہیں کہ حضور امیر کابل پنجاب کی عظیم انہار آبپاشی دیکھنے کیلئے پھر آنے والے ہیں۔ ایک اور کام بھی ہے وہ یہ کہ برٹش رشین معاہدہ کی شرائط کے متعلق افغانستان کی بابت حضور وائسرائے سے خاص طور پر مشورہ کرینگے۔

مفسدانہ جلسوں کے خلاف مسودہ قانون کے متعلق سلیکٹ کمیٹی نے اپنا رپورٹ پورا کر دیا۔ جسپر آنریبل مسٹر گوکھلے اور آنریبل ڈاکٹر راس بہاری گھوش نے دستخط نہیں کئے اور انہوں نے مسودہ کے خلاف اس رپورٹ میں اپنے ریمارک درج کرتے ہیں۔

گورنمنٹ بمبئی نے موجودہ قحط کے متعلق اضلاع کلکٹروں سے رپورٹ حاصل کرنے کے بعد ظاہر کیا ہے کہ کاشتکاروں کو فراخ دلی سے زر تقاوی دیا جائے۔ پنچمحل اور مغربی خاندیس میں بہت جلد قحط کے متعلق تعمیرات کا کام شروع کیا جائیگا۔ ضلع میں فصل کی حالت کی تحقیقات کرنے کی ہدایت کمشنروں کو کی گئی ہے کہ قحط کے امدادی کام جاری کرنے کی اگر ضرورت ہو تو گورنمنٹ کو اطلاع دیں۔ اور جاری شدہ امدادی کاموں میں جسقدر قحط زدگان حصہ لیتے ہیں انکا مفصل رپورٹ دیں۔

اخبار پنجابی کے مالک وایڈیٹر کی قید سے رہائی کی مفصل کیفیت یوں بیان کی گئی ہے کہ ۱۸ تاریخ کو پولیس سپرنٹنڈنٹ جیل خانہ میں گئے۔ انکے ہمراہ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس۔ انسپکٹر راؤ ... رام اور دو سوار سپاہی تھے۔ سپرنٹنڈنٹ نے عبدالسلام رہا ... کی۔ لینڈو گاڑی تیار تھی۔ اسمیں دونوں کو سوار کرا کر انکے مکان پر پہنچا گئے۔ اس رہائی کی خوشی میں ایوننگ پارٹی کو جلسہ ہوا جسمیں لوگ بکثرت شریک تھے۔

کلکتہ کی گذشتہ شورش کے متعلق باضابطہ تحقیقات کیلئے مسٹر ولیسن نامی افسر مقرر کئے گئے تھے ان کے روبرو کوئی مستغیث یا گواہ اپنے بیانات دینے کے لئے نہ حاضر ہوا کیونکہ ان لوگوں کو اعتماد نہیں ہے انکو پولیس کا طرفدار سمجھتے ہیں۔

علیگڈھ والوں نے اسلامر میں سعی بلیغ کی کہ نواب محسن الملک مرحوم کی لاش حسب وصیت اٹاوہ میں دفن ہونے کے بدلے مدرسۃ العلوم علیگڈھ میں سرسید مرحوم کے قریب دفن کیا جائے چنانچہ وہ اپنی مساعی مشکورہ میں کامیاب ہوئے۔

اخبار روہاری کے مالک وایڈیٹر بھاسکر وشنو پھڑکے پر اپنے اخبار میں مضامین سڈیشن چھاپنے کا الزام لگایا گیا۔ چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ بمبئی نے ملزم کو بعد سماعت دلائل طرفین سشن سپرد کر دیا۔

بریلی میں اودھو ولد للتا پرشاد دیراز نے شب چراغ کبتری ملازم دکان (۱۴ سال) کو اپنی دکان کے اندر بارادہ ہلاکت اولاً رسی سے گلا گھونٹا۔ پھر چاقو کے تین بتیس زخم لگائے خیریت ہوئی کہ لڑکے کے چلانے پر لوگ جمع ہو گئے اور لڑکا فوراً اپنی جان بچا کر بھاگا ملزم گرفتار ہوا بنائے مخاصمت سخت شرمناک ہے یعنے اودھو کا شب چراغ اور اوسکی بہن دونوں سے ناجائز تعلق تھا۔ بڑا ہی بڑھتی دیکھکر لڑکے نے کہا تھا کہ اب نہ میری بہن تمہارے یہاں جائیگی اور نہ میں نوکر رہونگا۔

شنگھائی میونسپلٹی نے ظاہر کیا ہے کہ برطانیہ کی تحریک سے افیون فروخت کرنیکے جدید پروانے دینے موقوف کر دیئے گئے۔ اور پرانے پروانے بھی بعد ختم میعاد منسوخ کر دی جاینگے۔

سنگاپور میں ایک پودا دریافت ہوا ہے جسکو ایک خاص ترکیب سے استعمال کرنیسے افیون کی عادت بالکل جاتی رہتی ہے۔ جبکہ یہ دوا تقسیم کیجاتی ہے تو جوق جوق بچے اپنے باپوں اور عورتیں اپنے شوہروں کیلئے لیجاتی ہیں ۲۵ ہزار فی ہفتہ پر ایکفر ار بوتلیں اس دوا کی صرف کی گئیں۔

قوم بوہرہ کے مذہبی پیشوا عبداللہ بدرالدین صاحب کے بزرگ عم صاحب جناب اسمٰعیل جی بدرالدین صاحب نے ۷۰ سال کی عمر میں ۱۴ ر کی صبح کو بمقام سورت انتقال فرمایا۔ مرحوم بڑے علامہ تھے سلیم الطبع اور ہمیشہ غربا کی امداد کیا کرتے تھے بمبئی و سورت کے کل بوہروں نے اپنی دکانیں اسروز بند کی تھیں۔

بمبئی۔ عبدالغفور۔ محمد اسمعیل اور حفیظ بائی نام تین بچے جو میمن محلہ میں ایک بند دلسابطی کی دکان پر جل گئے تھے اسپتال میں مرگئے۔

ایک ہندوانی سندری بائی کو ۱۰۰ روپیہ جرمانہ یا ۳ ہفتہ قید سخت کی سزا ہوئی اس نے ایک لڑکے کا نقرئی کمربند ۱۰۰ روپیہ قیمت کا چرا لیا تھا۔

چرنسس ڈاک میں ۳ پٹھان ایک رسے کے سہارے جہاز میں سوراخ کرنیکے کام پر لگائے گئے تھے رسا ٹوٹا اور یہ تینوں سمندر میں جا پڑے

دو زندہ بچا لئے اور ایک ڈوب کر مر گیا۔

بندرگاہ بمبئی مین جہاز کا اعلیٰ افسر جان جونسن شام کے وقت ہوا خوری مین مصروف تہا حالت غنودگی مین جہاز پر سے سمندر مین گر پڑا۔ بڑی تلاش کی گئی مگر صرف اسکی ٹوپی ملی۔ لاش کا پتہ نہ لگا۔

گیتو جہاد یو ملازم مسس ڈیزی بیرن کو ۱۰۰۰ روپئے کے ۵ نوٹ چرانیکے جرم مین ۶ ماہ قید سخت ہوئی۔ ملزم سزا یافتہ تہا۔

میونسپل کمشنر بمبئی کو اس مضمون کی ایک شکایت پہنچی کہ بمبئی کے بازارون مین مریض بکرون کا گوشت فروخت کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ بعد مزید تحقیقات ۹۰۰ رطل گوشت ضبط کیا گیا۔ اور اسکے متعلق ۸ ملزم گرفتار کر گئے۔ ان ملزمون مین چار میونسپل کا زبیحہ تہا مین جنہون نے مردہ جانور ذبح کا ۱۰۰۰ رطل گوشت لا نیکا الزام عائد ہے۔ ملزمان پر باضابطہ کارروائی کیجائیگی۔ پولیس اس تحقیقات مین میونسپل کمشنر کی امداد کرتی ہے۔

جمعہ کی شام کو مسٹر کیر ہارڈی پونا جانے کے لئے بوری بندر اسٹیشن سے سوار ہوئی تہے اسی ٹرین مین مشہور شعبدہ باز محمد جمیل بہی ہوا تہا جسنے کیر ہارڈی کو اپنے شعبدہ دکہائی۔ ایک تہہ کنڈا ایسا دکہلایا کہ وہ بہی دنگ رہ گئے یعنے جمیل نے اپنی داڑہی پر ہاتھ پہیر کر ۲۵ روپیہ نکال لئے اور حاضرین مین تقسیم کرنے اسکے بعد انسان کو دوسری شکل مین لانیکا کرتب کر رہا تہا کہ ٹرین چل دی اور سب لوگ منہ تکتے رہ گئے۔

طاعون مین بفضلہ بہت کمی ہے صرف ایک دو واردات اور موت طاعون سے ہو جاتی ہے۔ چوہے روزانہ صدہا پکڑے جاتے ہین چنانچہ اخیر تاریخ مین زندہ ۷۴۰ مردہ ۵۵۲ اور طاعون زدہ ۵ چوہے۔

نواح کربلا مین بعض عرب قبائل مصروف جنگ و جدال ہین نجف اشرف اور کربلاء معلی کے درمیان کا راستہ بہی تقریباً بند ہو رہا ہے۔

حجاز ریلوے کی تکمیل کے بعد حکم سلطانی بلدی شہر مین بہت سے مکانات تیار کئے گئے۔ اور اسکی شہر مین بہی تقریباً ۳۰ خاندان نو تعمیر مکانون مین بسائے گئے۔

حضرت سلطان المعظم نے عبد العزیز ابن مسعود امیر نجد کو خطاب ملکیت اور دوسرے درجہ کا مجیدی تمغہ مرحمت فرمایا۔

قسطنطنیہ کے میڈیکل کالج سے اس سال ۶۱ طالب علم فارغ التحصیل ہوئے۔ جن کو فوراً باب عال نے معقول تنخواہ تجویز فرما کر مناسب مقامات پر تعینات کر دیا۔

اخبار صباح لکھتا ہے کہ سیمگان اور ماگیریا مین مسلمان اپنے بچون کی تعلیم کے لئے قومی چندہ سے جدید طرز کے مدرسے قائم کر رہے ہین۔

آنجناب نے اُن بیمارون کے لئے جن مین سل کی ابتدائی علامتین شروع ہو گئی ہون جالیمو جو ایک پُر فضا پہاڑی مقام ہے ایک عالیشان شفاخانہ تیار کرانا شروع کیا ہے۔ اور اسکے لئے جرمن سے دو ڈاکٹر بلائے گئے ہین۔

ایکو دی پاری نہایت فخر کے ساتھ لکہتا ہے کہ فرانسیسی فوج نے ۲ مراکشیون کو گرفتار کر کے پہلے تو انکے ہاتھ سے انکی قبر کہدوائی۔ اور پہر دونون کو ایک تنہ درخت سے باندھ کر گولی سے مار دیا اور لاشین ان قبرون مین تو پہ دین۔ واقعی فخر کی بات ہے۔ تہذیب و تمدن کے مدعیون کو ایسا ہی کرنا زیبا ہے۔

حکیم محمد عبد المجید فرخ دہلوی مالک و اڈیٹر نے اپنے مطبع حمیدیہ واقع بمبئی بھنڈی بازار مین چھپوا کر اپنی ہی مقام سے شائع کیا